نبی علیہ السلام نے فرمایا:

"انبیاء مرتے نہیں بلکہ ایک مقام سے دوسرے مقام میں منتقل ہوتے ہیں"

(تفسیر کبیر جلد ۲۱، ص ۴۱)

ہم یہاں پہ پڑھیں اور وہاں وہ سنیں
مصطفٰے کی سماعت پہ لاکھوں سلام

زندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و سماعت کا بیان

اے زندہ نبی مختار نبی، اے نبیوں کے سرتاج نبی
عقبٰی میں بھی تیری شاہی ہے، دنیا میں بھی تیرا راج نبی

(صلی اللہ علیہ وسلم)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اہل حق و اہل باطل: کے درمیان امتیازی عقائد ومسائل میں سے ایک اہم مسئلہ حیاۃُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے۔ پیران نجد ودیو بند کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے نہایت منہ زوری وزبان درازی کے ساتھ ہمارے زندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں''۔

(تقویۃ الایمان ص ۷۵)

اہل باطل کے امام نے اپنی اس ناپاک عبارت میں یہ تأثر دیا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ صرف مردہ ہی نہیں بلکہ مر کر مٹی میں ملنے والے بھی ہیں۔ والعیاذ باللہ

منکرین حیات: کے ''تقویۃ الایمانی'' بھائی مولوی حسین احمد ''مدنی'' سابق صدر دیوبند جنہیں مطالعہ تاریخ کے علاوہ عرب شریف میں رہ کر منکرین حیات کو قریب سے دیکھنے سننے کا بھی موقع ملا تھا۔ انہوں نے بھی اعتراف کیا ہے کہ

☆ ''نجدی (محمد بن عبدالوہاب) اور اس کے اتباع کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دُنیا میں تھے۔ بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں ....

☆ بعض ان کے حفظ جسم نبی کے قائل ہیں مگر بلا علاقہ روح ....

☆ وہابیہ کا خیال ہے کہ رسول مقبول ﷺ کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے۔ اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔

☆ بلکہ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے۔

معاذاللہ ثم معاذاللہ نقل کفر۔ کفر نہ باشد کہ

''ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے''۔
(شہاب ثاقب ص ۴۵، ۴۷ ملخصاً مختصراً)

اہل حق: اہلسنّت و جماعت کا اہل باطل کے مذکورہ عقائد باطلہ کے برعکس یہ عقیدہ مبارکہ ہے کہ حضرات انبیاء وامام الانبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو موت و وفات کے قانون و وعدہ خداوندی پورا ہونے کے بعد پھر حقیقی زندگی عطا فرمائی گئی ہے۔ اہل حق کے امام عاشق مصطفےٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل حق کے اسی عقیدہ مبارکہ کی بدیں الفاظ ترجمانی فرمائی ہے۔ کہ

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے مگر ایسی کہ فقط ''آنی'' ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات، مثل سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ ان کا، جسم پُر نور بھی روحانی ہے
اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح، اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے
یہ ہیں حی ابدی ان کو رضا، صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

بعد ازاں آپ نے حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بالخصوص عرض کیا ہے کہ:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

کلمہ واذان: زندہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بحیات حقیقی زندہ ہونے کی خود کلمہ اسلام ایک واضح دلیل ہے یعنی ☆ لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ (نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)

☆ اسی طرح موذن پنجگانہ اذان میں کہتا ہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

☆ ایک عام آدمی اور سمجھ دار بچہ بھی جانتا ہے کہ لفظ ''ہیں'' زندہ ہونے کی دلیل ہے اور زندہ ہی کے لیے ''ہے'ہیں'' استعمال ہوتا ہے جبکہ مُردہ کے لیے ''تھا یا تھے'' کہا جاتا ہے۔ لہٰذا کلمہ واذان میں ''رسول ہیں'' کا لفظ خود بتا رہا ہے کہ جن کی رسالت کا کلمہ پڑھا جاتا ہے اور پنجگانہ اذان میں ''رسول ہیں'' کی شہادت دی جاتی ہے وہ بفضلہٖ تعالیٰ اب بھی زندہ ہیں۔ گویا جس کلمہ پر مسلمان کے ایمان کا دارومدار ہے اس کلمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ ہونے پر دارومدار ہے۔ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ نبی نہ مانا جائے تو نہ کلمہ صحیح ہوسکتا ہے۔ نہ ''ہیں'' کا معنی درست قرار پاتا ہے۔ لہٰذا جو لوگ بظاہر کلمہ واذان پڑھنے کے باوجود نبی کو زندہ نہیں مانتے ان کے اس دوغلہ پن سے ان کے دل کا کھوٹ اور منافقانہ روش صاف ظاہر ہے۔ اسی لیے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے فرمایا ہے۔

ذیاب فی ثیاب' لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو یہ تسلیم زبانی ہے

آیات مبارکہ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں۔
(پ ۲۶' رکوع ۱۲' سورہ الفتح، آیت ۲۹)

خدا تعالیٰ کا ارشاد اور قرآن پاک کی یہ آیت بھی آپ کے زندہ نبی ہونے کی قرآنی دلیل ہے جیسا کہ ''کلمہ واذان'' کی دلیل کے تحت اوپر مذکور ہوا۔ اس آیت میں بھی ''محمد اللہ کے رسول ہیں'' میں لفظ ''ہیں'' آپ کے زندہ ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ کا ارشاد اول آخر لفظاً معناً ہمیشہ کے لیے حق اور ثابت ہے اور ''ہیں'' کا ترجمہ زندہ نبی کی زندہ دلیل ہے۔ وصفِ رسالت اور ختم نبوت کے باقی و زندہ ہونے پر اگر صحیح ایمان ہو تو خود خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ ہونے کا انکار نہیں ہوسکتا۔

☆ الغرض نہ قرآن کے لفظ ومعنی میں کوئی تبدیلی آئی۔
☆ نہ کلمہ واذان میں تبدیلی ہوئی۔
☆ اور نہ ہی زندہ نبی ورسول کے زندہ ہونے میں کوئی تبدیلی وکمی واقع ہوئی۔

دوسری آیت

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

''اور جو خدا کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔'' (پ۲ رکوع ۳، سورہ البقرہ، آیت ۱۵۴)

تیسری آیت

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝

''اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں۔ رزق دیئے جاتے ہیں''۔

(پ۴ رکوع ۹، سورۃ آل عمران، آیت ۱۶۹)

مذکورہ دونوں آیتوں میں خدا کی راہ میں قتل کئے جانے والے شہداء کا زندہ ہونا اور انہیں رزق دیا جانا ایسا صریح بیان ہوا ہے جسے ہر مسلمان جانتا ہے اور اس میں بھی کسی مسلمان کو شک نہیں ہوسکتا کہ جب عام مسلمان شہداء زندہ ہیں اور بحکم قرآن ان کو مُردہ کہنا اور خیال کرنا منع ہے تو خود رسول اللہ ﷺ کے متعلق مر کر مٹی میں ملنے کا عقیدۂ باطلہ کس قدر ظلم اور اسلام وقرآن کے مخالف ہوگا۔ جن کے وسیلہ اور جن کی غلامی وکلمہ پڑھنے کی بدولت شہداء کو یہ حیات ومقام حاصل ہوا۔ یاد رہے کہ شہید کے زندہ قرار پانے کے باوجود اس کا ورثہ تقسیم ہوتا ہے اور بیوہ نکاح کرسکتی ہے جبکہ پیغمبر کی کامل ترین

زندگی کے باعث یہ دونوں باتیں نہیں۔ لہٰذا مسلمہ طور پر حضرات انبیاء و امام الانبیاء ﷺ کی زندگی شہداء سے بھی اعلیٰ وارفع ہے۔

چوتھی آیت

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

''اوراگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں۔

☆ اوررسول ان کی شفاعت فرمائے

☆ تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والامہربان پائیں'' (پ۵، سورہ النساء، آیت ۶۴)

اس آیت میں بھی زندہ نبی ہونے کا روشن بیان ہے۔

اس لیے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب کے پاس حاضر ہونے کو ظاہری زندگی کے ساتھ مقید نہیں فرمایا اور شروع سے آج تک اس آیت کے مطابق اہل اسلام کا یہی عمل ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روضۂ اقدس پر حاضر ہوتے اور شفاعت چاہتے ہیں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ جانتے اور مانتے ہیں۔

پانچویں آیت

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ

''اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تو تم ان کے ملنے میں شک نہ کرو''

(پ۲۱، رکوع ۱۶، سورہ السجدہ، آیت ۲۳)

اس آیت میں رب تعالیٰ نے شب معراج اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کلیم موسیٰ علیہ السلام کی ہونے والی ملاقات کے متعلق فرمایا کہ اس میں شک نہ کریں چنانچہ شب معراج ایسا ہی ہوا۔ (روح المعانی)

چھٹی آیت

وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ

''ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے''

(پ ۲۵، رکوع ۱۰، سورہ الزخرف، آیت ۴۵)

حضرت ابن عباس، ابن جبیر، زہری اور ابن زید جیسے آئمہ مفسرین سے روایت ہے کہ یہ آیت اپنے ظاہر پر ہے اس لیے کہ شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انبیاء علیہم السلام سے ملاقات وان کے ساتھ اجتماع ہوا'' (تفسیر روح المعانی وغیرہ)

مذکورہ دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ کے فرمان سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام دنیا سے پردہ فرمانے کے باوجود زندہ ہوتے ہیں اس لیے ان سے ملاقات وسوال وکلام ہوسکتا ہے جیسا کہ شب معراج کے حوالہ سے بیان ہوا اور کتب احادیث وتفاسیر میں انبیاء علیہم السلام کا مسجد اقصیٰ میں نماز باجماعت ادا فرمانا، پھر وہاں جلسہ سے خطاب کرنا، پھر مختلف آسمانوں میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنا، موسیٰ علیہ السلام کا ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرکے پچاس سے پانچ نمازیں کرانا تفصیل سے مذکور ومشہور ہے۔

ساتویں آیت

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) پر اے ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو''۔

(پ ۲۲، رکوع ۴، سورہ الاحزاب، آیت ۵۶)

درود وسلام کے متعلق یہ مشہور آیہ مبارکہ بھی زندہ نبی ہونے کی اعلیٰ عمدہ اور نمایاں دلیل ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام اہل ایمان کا دائمی طور پر مسلسل درود بھیجنا تبھی درست ہوسکتا ہے جبکہ نبی زندہ وموجود ہوں ورنہ معاذ اللہ خاک بدہن گستاخ "مر کر مٹی میں ملنے والے" پر اس شان و اہتمام کے ساتھ درود وسلام بھیجنا اور پڑھا جانا نہ چسپاں ہوتا ہے نہ مناسبت رکھتا ہے اور نہ ہی موقع ومحل بنتا ہے۔ اس لیے اس آیت اور درود وسلام کے مسئلہ کے تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہمیشہ زندہ ہونا اور درود وسلام سننا بکثرت احادیث میں خود نہایت وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

آپ کا درود وسلام خود سننا

ابن قیم (جو مخالفین اہلسنّت کے امام ہیں) اپنی مشہور کتاب "جلاء الافہام" میں طبرانیؔ، ترہیبؔ وابنؔ ماجہ کے حوالہ سے بلا تردید نقل کرتے ہیں کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جمعہ کے دن مجھ پر دُرود کی کثرت کرو تحقیق یہ یوم مشہود ہے جس میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ نہیں کوئی بندہ جو مجھ پر درود پڑھے مگر مجھے اس کی آواز پہنچ جاتی ہے چاہے وہ (مشرق ومغرب میں) کہیں بھی ہو۔ ہم (صحابہ) نے عرض کیا" کیا وفات کے بعد بھی؟" فرمایا "میری وفات کے بعد بھی، بے شک اللہ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام فرمایا۔"

(جلاء الافہام ص ۷۳)

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ اس ارشاد کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا

"فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُرْزَقُ"

(یعنی اللہ کا نبی بعد وفات بھی زندہ ہوتا ہے اور اس کو رزق دیا جاتا ہے)

(مشکوٰۃ ص ۱۲۱)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا ''جو لوگ بظاہر حضور سے غائب ہیں (دوسرے ملکوں اور شہروں میں رہتے ہیں) اور جو حضور کے بعد آئیں گے (پیدا ہوں گے) آپ کے نزدیک ان کے درود کا کیا حال ہے؟'' آپ نے فرمایا اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلَ مُحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ یعنی ''اہل محبت کا درود (چاہے وہ نزدیک ہو یا دور) میں (بلاواسطہ) خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں''

(دلائل الخیرات مع شرح مطالع المسرات ص۵۰)

☆ نیز فرمایا ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس کو بیداری میں بھی میرا دیدار ہو گا'' (اور بیداری میں دیدار زندہ کا ہو سکتا ہے نہ کہ مردہ کا) (بخاری ج ۲ ص ۲۱۱)

☆ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلاَّ رَدَّاللہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ یعنی ''جو کوئی مسلمان مجھے سلام عرض کرتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو عالم استغراق سے اس کی طرف متوجہ فرما دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں''۔

یہ جواب زائر روضہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کل مکان و زمان (قریب وبعید) کو شامل ہے'' (مشکوٰۃ ص ۸۶ شرح شفاء ملا علی قاری ص ۴۹۹ ج ۳)

علامہ خفاجی اور ابن عساکر (رحمتہ اللہ علیہما) نے فرمایا کہ ''بعد مسافت کے باوجود جمیع آفاق واطراف سے آپ الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ پڑھنے والوں کا جواب دیتے ہیں''

(نسیم الریاض ج ۳ ص ۵۰۰ ملخصاً)

امام سیوطی علیہ الرحمتہ نے بھی اس حدیث کی شرح میں لکھا کہ ''سلام پڑھنے والے اگرچہ بظاہر بعید مقامات پر ہوں۔ آپ بلاواسطہ خود سنتے اور جواب ارشاد فرماتے ہیں'' (الحاوی للفتاویٰ ص ۱۵۲ ج ۲)

علاوہ ازیں

"ارشاد ہے مجھ پر پیر اور جمعہ کو (بالخصوص) درود پڑھو وفات کے بعد بھی
اَسْمَعُ مِنكُمْ بِلَا وَاسِطَةٍ "میں تمہارا درود بلاواسطہ سنوں گا"۔

(انیس الجلیس امام سیوطی ص ۲۴۵)

☆ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا "اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری وفات کے بعد بھی مجھے مشرق ومغرب کے اُمتیوں کا درود سنائے گا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ کل دنیا قبر میں میرے سامنے فرمادے گا اور میں جمیع خلق خدا کی آواز سنوں گا اور اسے ملاحظہ فرماؤں گا"۔

(درۃ الناصحین علامہ عثمان خوبوی ص ۲۲۵)

شکم اطہر میں

علماء دیوبند کے ممدوح مولانا عبدالحی لکھنوی کے "فتاوی کامل مبوّب" کے صفحہ ۳۳ پر لکھا ہے۔ "ثابت ہے کہ حضرت عباس کے سوال پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ" میں شکم مادر میں لوح محفوظ پر قلم چلنے کی آواز اور عرش کے نیچے فرشتوں کے تسبیح کرنے کی آواز سنتا تھا"۔ (فتویٰ مذکورہ پر کئی علماء کی تصدیقات بھی ہیں)

اللہ اکبر (جل جلالہٗ)

شکم اطہر میں لوح وقلم اور تحت العرش تسبیح ملائکہ کی آواز سننے والے آقا کے لیے مزید ترقی مراتب کے بعد کسی اور دور دراز مقام وفرش زمین پر اپنے غلاموں کے درود وسلام اور نعرہ رسالت سننے میں کیا رکاوٹ ودشواری ہوسکتی ہے؟

ع...... ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

نورِ جلال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی: تحقیق اللہ نے فرمایا کہ "قرب نوافل کے باعث جس بندہ کو میں محبوب بنالیتا ہوں میں اس کے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا اور دیکھتا ہے"۔الحدیث

(بخاری شریف ص ۱۲۹، جز رابع، مشکوٰۃ باب ذکراللہ عزوجل والتقرب الیہ، پہلی فصل)

امام رازی نے اس حدیث قدسی کی شرح میں فرمایا کہ "اللہ کا نور جلال جب بندۂ محبوب کے کان بن جاتا ہے تو وہ قریب وبعید کی آوازیں سنتا ہے اور جب نورِ جلال اس کی آنکھ بن جاتا ہے تو وہ قریب وبعید کی چیزوں کو دیکھ لیتا ہے۔"

(تفسیر کبیر ص ۸۷، ج ۲۱)

جب قرب نوافل سے مشرف عام محبوبانِ خدا و اولیاء کرام کے لیے دور و نزدیک سے سننا دیکھنا یکساں ہے تو ان کے آقا سید المحبوبین وامام المرسلین ﷺ

☆ جنہوں نے خود فرمایا اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ "تحقیق (غیب و دور کی) جو چیزیں تم نہیں دیکھتے وہ میں دیکھتا ہوں اور (غیب و دور کی) جو آوازیں تم نہیں سنتے میں سنتا ہوں"۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۷، بحوالہ ابن ماجہ، ترمذی شریف)

اس آقا کے قریب وبعید سے سننے دیکھنے میں مسلمان کو کیا تردّد ہو سکتا ہے؟

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کیا نفیس بیان ہے

؎ دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

فرشتہ قبر

منکرین کے امام ابن قیم نے امام طبرانی علیہ الرحمۃ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے عمار (صحابی) اللہ کا ایک فرشتہ ہے جسے اس نے کل مخلوقات کی آوازیں سننے کی طاقت بخشی ہے۔ میرے انتقال کے بعد قیامت تک وہ فرشتہ میری قبر پر کھڑا رہے گا۔ پس میرا جو بھی امتی مجھ پر درود پڑھے گا۔ وہ فرشتہ اس امتی اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے گا۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر فلاں امتی نے اس طرح درود پڑھا ہے پس رب عزوجل ہر درود کے بدلے اس اُمتی پر دس رحمتیں فرمائے گا۔ (جلاء الافہام ص ٦٠)

امام سیوطی نے بھی امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہما) کی تاریخ کے حوالہ سے فرشتہ قبر کی روایت کو نقل کیا ہے۔ (الحاوی للفتاویٰ ج ۲، ص ۱۴۸)

مقام غور

ہے کہ جب فرشتہ قبر جو کہ خادم بارگاہ ہے۔ کل مخلوقات کی آوازیں سنتا اور ہر شخص اور اس کے باپ تک کو جانتا پہچانتا ہے اور اس کی اس عطائی صفت میں شرک و کفر کی کوئی بات نہیں تو جن کا وہ خدمت گار ہے اور جن کے وسیلہ سے اسے یہ صفت عطا ہوئی ہے۔ ان کے بنفس نفیس و بدرجہ اولیٰ سب کا درود و سلام سننے اور ہر امتی کو جاننے پہچاننے میں کیا ممانعت ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ کہ

چاہیں تو اشارے سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ حال ہے خدمت گاروں کا سردار کا عالم کیا ہو گا

جنازہ مبارکہ

زندہ نبی ﷺ کا جنازہ مبارکہ بھی عام مردوں کی طرح امام کی اقتداء میں دعاء

مغفرت(**اللھم اغفر لحینا و میتنا**) کے ساتھ نہیں پڑھا گیا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صحابہ سے فرمایا کہ ظاہری زندگی کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی تمہارے امام ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام نے بغیر امام باری باری گروہ در گروہ آپ کے پاس حاضر ہوکر ظاہری زندگی کی طرح بصیغہ خطاب صلوٰۃ وسلام

"**السلام علیك ایھا النبی ورحمة الله**"

وغیرہ پڑھ کر آپ کے شایان شان عمل فرمایا۔

(مواہب الدنیہ مع شرح زرقانی ص ۳۲۹، جلد ۵۔ مدارج النبوت جلد ۲، ص ۴۴۰)

دیکھئے

زندہ نبی ﷺ کے جنازہ مبارکہ پر بھی مردوں جیسا کوئی عمل نہیں کیا گیا۔ بلکہ صحابہ کرام نے ظاہری زندگی کی طرح بعد از وصال بھی حضور ہی کو امام مان کر آپ کے پاس حاضری دی اور صلوٰۃ وسلام عرض کیا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقیدہ حیاۃ النبی کی مزید تحقیق ملاحظہ ہو۔

صدیق اکبر کی وصیت

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بوقت وصال صحابہ کرام کو وصیت فرمائی کہ "میری وفات کے بعد جب نماز جنازہ سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے روضہ نبوی ﷺ کے سامنے لے جاکر پہلے **السلام علیك یارسول الله** کہنا اور پھر عرض کرنا۔

☆ ابوبکر حاضری کی اجازت چاہتے ہیں۔ پس اگر دروازہ کھل جائے تو مجھے روضہ پاک میں دفن کرنا اور دروازہ نہ کھلے تو جنت البقیع میں لے جانا"

☆ چنانچہ جب صحابہ نے بالاتفاق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وصیت پر عمل کیا تو روضہ شریف کا قفل گر گیا اور دروازہ کھل گیا اور آواز آئی کہ "پیارے کو پیارے کے پاس پہنچادو"۔

نوٹ: اس اہم تحقیقی وتاریخی واقعہ کو امام سیوطی نے خصائص کبریٰ جلد ۳، ص ۴۰۸۔ ملا جامی نے شواہد النبوت ص ۲۴۱۔ امام رازی نے تفسیر کبیر جلد ۲۱، ص ۸۷۔ علامہ صفوری نے نزہۃ المجالس جلد ۲، ص ۳۰۰۔

علامہ علی حلبی نے سیرت حلبیہ جلد ۲، ص ۴۸۸۔ اشرف علی تھانوی دیوبندی نے جمال الاولیاء اور نواب صدیق حسن غیر مقلد نے تکریم المومنین میں نقل کیا ہے۔

مذکورہ صدیقی واقعہ کی طرح دور فاروقی میں بھی بوقت قحط سالی حضرت بلال مزنی صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے زندہ و وسیلہ ہونے، آپ کے سننے اور حاجت روائی فرمانے کے عقیدہ سے قبر انور پر حاضر ہو کر عرض کی "یــا رســول اللہ" امت کی ہلاکت کا خطرہ ہے۔ اللہ سے بارش کی دعا کریں۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد ۳، ص ۱۴۸۔ وفاء الوفا ص ۱۳۷۴۔ البدایہ والنہایہ جلد ۷، ص ۹۲۔ قرۃ العینین ص ۱۹، از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مصنف ابن شیبہ، جلد ۱۲، ص ۳۱)

حیات بعد الوفات کے مذکورہ دلائل کی بجائے صرف وفات پر اصرار سراسر منافقت، دھوکا و بد دیانتی اور شانِ رسالت کی مخالفت ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

==========